© rasailojaraid.com

پاکستان میں قاضی عدالتوں کا مجوّزہ قانون

جناب ڈاکٹر ظفر علی راجا ایڈووکیٹ ہائیکورٹ پنجاب

پاکستان کا قیام ایک نظریاتی مملکت کے طور پر عمل میں آیا تھا۔ اور اس کی تخلیق کا مقصدِ وحید یہ بیان کیا گیا تھا کہ اس ملک میں اسلامی معاشرت کی تجدید کی جائے گی۔ اور اسلامی نظام کو قائم کر کے ظلم اور جبر کی سوسائٹی کو بدل کر ایک مکمل فلاحی معاشرے میں ڈھال دیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ قیامِ پاکستان کے فوراً بعد سے اسلام کے شیدائیوں نے اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے کوششیں شروع کر دیں۔ ہماری بدقسمتی کہ بانیٔ پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح قیامِ پاکستان کے کچھ ہی ماہ بعد داغِ مفارقت دے گئے، اور اس کے بعد بعض ناگفتہ بہ وجوہ کی بنا پر اس اصل مقصد کی طرف کما حقہ، توجہ نہیں دی جا سکی، جس کے لیے یہ مملکتِ خداداد معرضِ وجود میں آئی تھی۔

آخر خدا خدا کر کے ۱۹۷۷ء کے بعد سے اس سمت میں کام کا آغاز ہوا۔ ایک عرصہ سے مطالبہ کیا جا رہا تھا کہ انگریز کے نظامِ عدل کو جڑ سے اکھاڑ کر اس کی جگہ اسلامی نظامِ عدل کو رائج کیا جائے۔ تا کہ بڑھتے ہوئے جرائم اور طویل مقدمہ بازی سے لوگوں کو نجات مل سکے۔ اس مطالبے کو ۱۹۷۹ء میں پذیرائی حاصل ہوئی اور زنا (حدود) آرڈیننس کا نفاذ عمل میں آیا۔ اس آرڈیننس کے ذریعے شراب نوشی، زنا، اغواء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زیادتی۔ قذف اور چوری وغیرہ کے مقدمات پر اسلامی سزاؤں کا اعلان کیا گیا۔ اور عدالتوں کو اختیار دیدیا گیا۔ کہ وہ شرابیوں کو کوڑے لگانے ۔ زنا کاروں کو سنگسار کرنے اور چوروں کے ہاتھ کاٹ ڈالنے کے احکامات جاری کر سکتی ہیں۔ البتہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ۱۹۷۹ء میں اس قانون کے نفاذ سے لے کر آج تک کسی ایک بھی زناء کار یا چور کو کوئی انتہائی اسلامی سزا نہیں دی جاسکی۔ در اصل اس راستے میں رائج الوقت عدالتی طریقہ کار کی بہت سی پیچیدگیاں اور دیگر قانونی رکاوٹیں حائل تھیں۔ لہٰذا اعلیٰ اور عوامی سطح پر اس بات کا احساس اجاگر ہوا کہ جب تک موجودہ عدالتی نظام رائج ہے۔ اس وقت تک اسلامی قوانین کے تحت سزائیں دینے اور مجرموں کی بیخ کنی ناممکن نہیں تو از حد مشکل ضرور ہے۔ اس احساس کے تحت قاضی عدالتوں کے قیام کا مطالبہ سامنے آیا۔

موجودہ عدالتی نظام کی ایک اور بڑی خرابی یہ ہے ۔ کہ اس نظام کے تحت مقدمات کی طویل سماعت کی وجہ سے فیصل ہونے میں اتنی زیادہ تاخیر ہو جاتی ہے کہ حصول انصاف کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے ۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ بہت سے قاتل برس ہا برس تک پھانسی کے تختے پر نہیں پہنچ پاتے اور جیلوں میں سڑتے رہتے ہیں۔ اسی طرح لا تعداد دیوانی مقدمات تیس تیس چالیس چالیس برس تک زیر التواء رہنے کا ریکارڈ قائم کر چکے ہیں۔ تاخیر کے ساتھ ساتھ ان مقدمات کو اختتام تک لانے کے لیے فریقین کو اس قدر زیادہ مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ کہ بعض اوقات اخراجات کا تخمینہ متنازعہ جائیداد کی اصل قیمت سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

انصاف کو عوام تک جلد از جلد پہنچانے ، مقدمات پر اخراجات کو کم کرنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور معاشرے کو اسلامی قانون کی برکات سے فیضیاب کرنے کی غرض سے آخر کار حکومت نے قاضی عدالتوں کے قیام کیلئے ایک مسودہ قانون تیار کیا جسے قاضی کورٹس آرڈیننس ۱۹۸۲ئہ کا نام دیا گیا ہے۔ خیال تھا۔ کہ اس قانون کو جلد ہی پورے ملک میں نافذ کر دیا جائیگا لیکن جائزہ لینے پر پتہ چلا کہ قاضی عدالتوں کے قیام کے لیے ایک تو ابھی پوری طرح تیاری نہیں ہوسکی۔ نیز حسب ضرورت واہلیت ایسے افراد بھی موجود نہیں جنہیں ملک کی تمام عدالتوں میں قاضی مقرر کیا جا سکے۔ لہذا اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ملک کے بہت سے دینی و تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں قاضی کورسوں اور فقہ پر خصوصی کورسز کا اہتمام کیا گیا۔ اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ پورے ملک میں قاضی عدالتوں کا قیام ایک طویل عمل ہے۔ اور اس میں حقیقتاً کئی برس صرف ہو جائیں گے۔ دوسری طرف حکومت اتنا زیادہ انتظار بھی نہیں کرنا چاہتی۔ چنانچہ بہت سوچ بچار کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ فی الحال وطن عزیز۔ کے چاروں صوبوں میں ایک ایک ضلع منتخب کر کے وہاں قاضی عدالتیں قائم کر دی جائیں۔ تاکہ اس راہ میں پیش آنے والی تمام مشکلات کی نشاندہی ہو سکے۔ اور تجرباتی قاضی عدالتوں کی کامیابی پر ان عدالتوں کا جال پورے ملک کے طول و عرض میں پھیلایا جا سکے۔ اس فیصلے کے مطابق ۱۹۸۳ئہ کے اختتام تک صوبہ پنجاب میں راولپنڈی اسلام آباد، صوبہ سرحد میں سوات، صوبہ سندھ میں خیرپور اور صوبہ بلوچستان میں قلات کو قاضی عدالتوں کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ یہ بھی طے کیا گیا ہے۔ کہ ان تجرباتی عدالتوں میں صرف وہی حضرات قاضی مقرر کئے جائیں گے۔ جو اسلامی قانون اور فقہ پر عبور رکھنے کے ساتھ ساتھ کسی مستند یونیورسٹی سے رائج الوقت قانون کی ڈگری بھی حاصل کر چکے ہوں۔ تاکہ وہ نفاذِ قانونِ اسلام اور موجودہ قانون کی رکاوٹوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے آشنائی رکھنے کے باوصف کسی بھی الجھن پر قابو پاسکیں۔

قاضی کورٹس آرڈیننس ۱۹۸۲ء میں پچپن ۵۵ دفعات شامل ہیں اور قاضی عدالتیں اسی قانون کے تحت کام کریں گی۔ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں اس مجوزہ قانون کے بنیادی ڈھانچے کی خاص خاص باتوں کا اجمالی ذکر کردیا جائے تاکہ اس میں مزید اصلاح کے لیے اہل دانش اگر کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں تو آسانی رہے۔

قاضی عدالتوں کے مجوزہ خاکے کے مطابق پاکستان کے ہر ضلع میں کم از کم ایک قاضی عدالت قائم کی جائے گی۔ اور اس عدالت کا سربراہ ضلع قاضی کہلائے گا۔ حکومت کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ ایک قاضی عدالت میں حسب ضرورت جتنے چاہے ضلع قاضی تعینات کرے یعنی ضلع قاضی کی امداد و تعاون کے لیے اضافی ضلع قاضی بھی مقرر کیے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح اگر کام کم ہو تو ایک سے زائد اضلاع پر صرف ایک ضلع قاضی بھی لگایا جاسکتا ہے۔

ایک ضلعی قاضی کے تحت کئی علاقہ قاضی ہوں گے۔ علاقہ قاضی کی عدالتیں ایک ضلع میں موجود تھانوں کی علاقائی حدود کے مطابق بنائی جائیں گی۔ تاکہ اکثر دیوانی اور فوجداری مقدمات کا فیصلہ نچلی سطح پر ہی کیا جاسکے۔

قاضی کی اہلیت

مجوزہ خاکے میں قاضی کی قابلیت پر بھی بحث کی گئی ہے۔ نیز ضلع قاضی کے ساتھ ساتھ علاقہ قاضی کی تعلیمی قابلیت اور دیگر خصوصیات و امتیازات کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ ضلع قاضی کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ اگر اُس کا انتخاب موجودہ عدالتی نظام کے تحت کام کرنے والے افراد میں سے کیا جائے۔ تو وہ شخص ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج یا پھر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کے عہدے سے کم درجے کا اہل کار نہ ہو۔ اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے علاوہ اُس میں وہ دیگر مذہبی اور فقہی قابلیت بھی موجود ہو۔ جسے حکومت کم ازکم معیار مقرر کرے۔

اسی طرح علاقہ قاضی کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ اگر موجودہ عدالتی اہلکاروں سے علاقہ قاضی منتخب کرنا مقصود ہو۔ تو پھر یہ ضروری ہوگا۔ کہ وہ شخص سینئر سول جج۔ ایڈمنسٹریٹر سول جج یا پھر کم ازکم مجسٹریٹ درجہ اوّل کے طور پر فرائض سرانجام دے رہا ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مطلوبہ فقہی اہلیت سے بھی متصف ہو۔

قاضی عدالتوں سے کے مجوزہ قانون میں اس بات کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ کہ عدالتوں میں پہلے سے کام کرنے والے ججوں کے علاوہ دوسرے اہل افراد اور علماء کو بھی قاضی کے طور پر تعینات کیا جا سکے۔ ایسے افراد کو براہ راست بھرتی کیا جائے گا۔ براہِ راست علاقہ قاضی کے لیے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ پاکستان کا شہری ہو، اچھی شہرت کا مالک ہو، ایماندار اور دیانت دار ہو، کم ازکم میٹرک پاس ہو لیکن اس کے ساتھ اس نے کسی تسلیم شدہ مذہبی تعلیمی ادارے سے فقہ کی سند بھی حاصل کر رکھی ہو۔ یا کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے قانون کا امتحان پاس کر چکا ہو۔ اور قانون کی ڈگری کے علاوہ اسلامی فقہ کا کافی علم رکھتا ہو۔ یا پھر وہ صوبہ بلوچستان کے قلات ڈویژن یا مکران ڈویژن کی عدالتوں میں قاضی کے فرائض سرانجام دے چکا ہو۔

مندرجہ بالا اہلیت اور قابلیت رکھنے کے باوجود اگر امیدوار کسی اخلاقی جرم میں سزا یافتہ ہو تو وہ قاضی بننے کا نااہل متصور ہوگا۔ نااہلیت کی کچھ اور بنیادیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

- کسی سرکاری نیم سرکاری سرپرستی اور حصص کی بنیاد پر کام کرنے والے کسی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ادارے سے بے ضابطگی کے جرم میں نوکری سے جبری طور پر ریٹائرمنٹ ڈسمس یا علیحدگی۔

- پاکستان بھر کے کسی انتخابی حلقے سے الیکشن لڑنے کے سلسلے میں نا اہل ہونا۔
- پاکستان میں کسی بھی سرکاری ملازمت کے حصول کے لیے نا اہل ہونا۔

ان شرائط اور پابندیوں کے ذریعے بے ایمان۔ راشی۔ نا اہل اور مشکوک شہرت کے حامل افراد کو قاضی عدالتوں میں راہ پانے سے مؤثر طور پر روکا جاسکے گا۔

سلیکشن بورڈ

قاضی عدالتوں کے قانون کے نفاذ کے ساتھ ہی ہر صوبے کے گورنر پر یہ فرض عائد ہو جائے گا۔ کہ وہ فوری طور پر اپنے صوبے میں ایک سلیکشن بورڈ قائم کرے۔ تاکہ یہ بورڈ قاضی بننے کے امیدوار حضرات کی قابلیت و اہلیت کا جائزہ لے کر ان کی تقرری کی سفارش کر سکے۔ سلیکشن بورڈ کا سربراہ ایک ایسا شخص ہوگا۔ جو رائج الوقت قانون، قرآن سنّت اور فقہ کے علوم پر مہارت رکھتا ہو۔ اور اچھی شہرت کا مالک ہو۔ سلیکشن بورڈ میں سربراہ کے علاوہ دیگر ارکان بھی شامل ہوں گے۔ ارکان کی تعداد ہر صوبہ کے گورنر کی صوابدید پر منحصر ہوگی۔ لیکن گورنر پر یہ لازم ہوگا۔ کہ وہ اس بورڈ میں علماء کرام اور وکلاء کو مناسب نمائندگی دے۔ سلیکشن بورڈ بطور قاضی تقرری کے لیے موصول ہونے والی تمام درخواستوں کی جانچ پڑتال کے بعد امیدواروں کو بلائے گا۔ ان کی ایمانداری۔ دیانتداری، شہرت اور فقہ کے علم کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔ اور جن امیدواروں میں مطلوبہ خصوصیات بدرجہ اتم موجود ہوں گی۔ ان کی بطور قاضی تقرری کی سفارش کریگا۔

قاضی سروس اکادمی

قاضی عدالتوں کے قانون کا اعلان ہوتے ہی ہر صوبے کے گورنر پر یہ بھی لازم ہوگا۔ کہ وہ سلیکشن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بورڈ کے علاوہ ایک قاضی سروس اکادمی کا قیام بھی عمل میں لائے۔ تاکہ قاضی مقرر ہونے والے افراد عدالتوں میں اپنے فرائض سنبھالنے سے قبل اس اکادمی میں ضروری تربیت حاصل کر سکیں۔ اکادمی کا سربراہ صرف وہی شخص بن سکے گا۔ جو ہائیکورٹ یا وفاقی شرعی عدالت کا جج بننے کی اہلیت رکھتا ہو۔ ہر صوبے کا گورنر اپنے صوبے کے ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سے مشورے کے بعد اکادمی کے سربراہ کا تقرر کرے گا اور دو صوبے مل کر بھی ایک اکادمی بنا سکیں گے۔ لیکن اس صورت میں گورنروں کے بجائے صدر پاکستان اکادمی کے سربراہ کا تقرر کریں گے صدر اس مقصد کے لیے ہر دو صوبوں کے چیف جسٹس صاحبان سے مشورہ کرنے کے پابند ہوں گے۔

براہ راست بھرتی ہونے والے ہر ضلع قاضی اور علاقہ قاضی کے لیے لازم ہوگا۔ کہ وہ ایک مقررہ مدّت کے لیے اس اکادمی میں تربیت حاصل کرے۔ اگر حکومت مناسب سمجھے تو اُن قاضیوں کو خود بھی اکادمی میں تربیت کے لیے بھیج سکے گی، جن کی نامزدگی موجودہ عدالتوں کے ججوں میں سے کی جائے گی۔ قاضی سروس اکادمی کو یہ اختیار بھی حاصل ہوگا۔ کہ وہ وقتاً فوقتاً قاضی صاحبان کے لیے ریفریشر کورسوں کا اہتمام کرے اور عدالتوں میں کام کرنے والے قاضیوں کو ان کورسوں میں شرکت کی دعوت دے۔

قاضی سروس اکادمی کی طرف سے دی جانے والی تربیت کا دائرہ اصول فقہ، اصول اجتہاد، اسلامی قوانین، دیوانی۔ فوجداری اور مالی قوانین کے موضوعات تک پھیلا ہوا ہوگا۔ اس کے علاوہ مختلف مسلم ممالک میں اسلامی نظام عدل گستری سے بھی آگہی کا بندوبست کیا جائے گا۔ تاکہ قاضی صاحبان کو پتہ چل سکے۔ کہ دُنیائے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلام کے دیگر کون کون سے ممالک میں اسلامی نظامِ عدل کس کس انداز میں کن کن بنیادی اصولوں اور کس کس معیار پر چل رہا ہے۔

کسی بھی قاضی عدالت میں فرائض سنبھالنے سے قبل ہر قاضی پر یہ لازم ہوگا۔ کہ وہ قاضی سروس اکادمی کے تربیتی کورس میں شرکت کرے بلکہ امتحان دینے کے بعد اس میں باقاعدہ کامیاب بھی ہو کیونکہ اکادمی کا تربیتی کورس پاس نہ کر سکنے والا کوئی شخص کسی عدالت میں بطور قاضی تقرری حاصل نہیں کر سکے گا مزید برآں اسے اکادمی سے بھی خارج کر دیا جائے گا۔

آزمائشی قاضی قاضی سروس اکادمی کا امتحان پاس کرنے والے تمام اصحاب کو صوبے کی مختلف عدالتوں میں قاضی کے فرائض سونپ دیئے جائیں گے۔ لیکن ان کی یہ تقرری مستقل نہیں ہو گی۔ بلکہ تقرری کے ابتدائی دو سال کی مدّت آزمائشی مدّت متصوّر ہو گی۔ البتہ اس مدّت میں ایک برس کا اضافہ کیا جا سکے گا۔ اسی طرح موجودہ عدالتوں سے قاضی عدالتوں میں جانے والے جج صاحبان بھی اس آزمائشی مدت سے مستثنٰی نہیں ہوں گے۔ لیکن ان کے لیے یہ آزمائشی عرصہ دو سال کے بجائے صرف ایک سال کا ہو گا۔ اور ضرورت پڑنے پر اس میں چھ ماہ کا مزید اضافہ بھی کیا جا سکے گا۔ بہرحال آزمائشی مدّت کامیابی سے اور تسلی بخش طور پر مکمل کرنے والوں ہی کو حکومت مستقل کر سکے گی۔ اور اگر کوئی قاضی اس آزمائشی مدّت میں اسلامی عدل کے معیار پر پورا نہیں اترتا۔ نیز اس کی شہرت ٹھیک نہیں رہتی۔ یا وہ بدعنوان ہو جاتا ہے۔ تو حکومت کو یہ اختیار حاصل ہو گا۔ کہ وہ ایسے قاضی کو بغیر کوئی پیشگی نوٹس دیئے قاضی کے عہدے سے برطرف کر دے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قاضی قانون

قاضی عدالتوں کی اقسام، دائرہ کار اور اختیارات

کے مجوزہ مسودہ کے باب سوئم میں قاضی عدالتوں کی اقسام، دائرہ ہائے کار اور اختیارات کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے۔ اس باب میں بتایا گیا ہے کہ قاضی عدالتوں کی دو بڑی اقسام ہونگی، ضلع قاضی عدالتیں اور علاقہ قاضی عدالتیں علاقہ قاضی دو درجات میں تقسیم ہونگے علاقہ قاضی درجہ اوّل اور علاقہ قاضی درجہ دوم۔ علاقہ قاضی درجہ اول مختلف مقدمات میں ملزموں کو تین سال تک قید، پچیس ہزار روپئے تک جرمانہ اور چالیس کوڑے تک کی سزا دے سکے گا۔ جبکہ درجہ دوم کے علاقہ قاضی کو زیادہ سے زیادہ ایک سال تک قید، پانچ ہزار روپے تک جرمانہ اور تیس کوڑے تک کی سزا سنانے کا قانونی اختیار حاصل ہوگا۔ حکومت کے پاس بہرحال یہ اختیارات حاصل رہیں گے۔ کہ وہ کسی بھی درجہ اوّل علاقہ قاضی کو اس امر کی اجازت دیدے۔ کہ وہ سزائے موت کے علاوہ اور سات سال تک کی سزا والے جرائم پر مبنی مقدمات کی سماعت کر سکے۔ اور مناسب مقدمہ سزا سنا سکے۔

یہ تو تھا فوجداری مقدمات کا معاملہ۔ دیوانی مقدمات میں درجہ اوّل کے قاضی کے اختیارات کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی۔ وہ کسی بھی مالیّت کے دیوانی مقدمات کی سماعت کر سکے گا۔ اس کے برعکس علاقہ قاضی درجہ دوم پر یہ پابندی لگائی گئی ہے۔ کہ وہ صرف پچاس ہزار روپے تک کی مالیّت کے مقدمات کی سماعت کر سکے گا۔ اس سے زیادہ مالیت کے مقدمات علاقہ قاضی درجہ اوّل کی عدالت ہی میں دائر کیے جا سکیں گے۔

دیوانی مقدمات میں قاضیوں کا دائرہ کار بہت وسیع رکھا گیا ہے۔ وہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جن دیوانی مقدمات کی سماعت کرنے اور ان پر فیصلے صادر کرنے کے اہل ہوں گے ان میں تنسیخ نکاح، جہیز، طلاق، نان نفقہ، حقوق زن آشوئی، ابطالِ شادی، بچوں کی تحویل، گارڈین شپ، (ولایت)، بلوغت، ہبہ (تحائف)، وقف، جائیداد غیر منقولہ کا قبضہ، رہن اور اس کے متعلقات، استقرارِ حق، جائیداد میں حق ملکیت و حصہ جات کا تعین، نقصانات، غیر منقولہ جائیداد کو ضعف اور نقصان پہنچانے کا معاوضہ، ناجائز قبضہ سے منقولہ جائیداد کی برآمدگی اور انسلاک۔ نیز نہری اور نکاسئ آب کے قانون مجریہ ۱۸۷۳ء کے تحت دائر ہونے والے جملہ مقدمات وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ بھی ایسے تمام مقدمات جنہیں حکومت مناسب سمجھے، علاقہ قاضی کے دائرہ کار میں دے سکتی ہے۔ فریقین پر لازم ہوگا۔ کہ وہ مذکورہ بالا تمام مقدمات اپنے علاقہ کے درجہ اوّل کے قاضی کی عدالت میں دائر کریں۔

جہاں تک قاضی کے اختیارات کا تعلق ہے۔ ان کے بارے میں مجوّزہ قانون میں صاف طور پر یہ صراحت کر دی گئی ہے۔ کہ ضلع قاضی کو وہ تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔ جو موجودہ نظام میں ایک ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو حاصل ہوتے ہیں اس طرح ایک اضافی ضلع قاضی موجودہ نظام کے تحت کام کرنیوالے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کے تمام اختیارات کو استعمال کر سکے گا۔ نیز سول ججوں کو حاصل تمام عدالتی اور قانونی اختیارات بھی قاضی حضرات اپنی صوابدید کے مطابق بروئے کار لا سکیں گے۔ فوجداری مقدمات ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء کے تحت مجسٹریٹ حضرات کو جو جو اختیارات حاصل ہیں۔ علاقہ قاضی کو بھی وہ تمام اختیارات مکمل طور پر حاصل ہوں گے۔ موجودہ نظام کے تحت تمام جج اور مجسٹریٹ جن جن رولز۔ ریگولیشنز۔ نوٹیفکیشنز اور آرڈرز وغیرہ کے پابند ہیں۔ قاضی بھی ان کے پابند متصور ہوں گے۔ اور ان کے مطابق عمل در آمد ان پر لازم ہوگا۔

ضلع قاضی کو یہ اختیار بھی حاصل ہوگا۔ کہ وہ کسی بھی مقدمہ کو کسی کی درخواست

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پر یا از خود کسی اضافی ضلع قاضی یا علاقہ قاضی کی عدالت میں تبدیل کر سکے۔ یا پھر ان کی عدالتوں سے اپنی عدالت میں منتقل کرنے کے احکامات جاری کر سکے۔ ضلع قاضی کو یہ اختیار بھی ہوگا کہ وہ ان طلب کردہ مقدمات کو دوبارہ پھر اسی عدالت میں بھیج دے جہاں سے انہیں طلب کیا گیا ہے۔ البتہ فوری اور جلد انصاف کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ التزام ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کہ ایک عدالت سے دوسری عدالت میں مقدمات کی منتقلی پر دوسری عدالت میں مقدمے کی سماعت از سرِ نو نہیں کی جائیگی۔ بلکہ جہاں تک پہلے سماعت ہو چکی ہے آگے کارروائی وہیں سے شروع کی جائے گی۔ مجوزہ قانون کے باب چہارم میں بتایا گیا ہے۔ کہ تمام علاقہ عدالتیں ضلع عدالتوں کے ماتحت ہوں گی۔ جبکہ تمام قاضی عدالتیں متعلقہ صوبے کے ہائیکورٹ کے زیر انتظام کام کریں گے۔ متعلقہ صوبے کا گورنر ہائیکورٹ کے چیف جسٹس کے مشورے اور مرضی سے ایک معائنہ قاضی کا تقرر کر سکتا ہے۔ یہ قاضی وقتاً فوقتاً قاضی عدالتوں کا دورہ کر کے ان کا معائنہ کرتا رہے گا۔ اور اپنی معائنہ رپورٹ ہائیکورٹ اور صوبائی حکومت کو بھیجے گا۔ تاکہ اس نظام میں مناسب اصلاح کی جاتی رہے اور قاضیوں کی کارکردگی کے بارے میں حکومت کو ایسی سفارشات اور اطلاعات بھی ملتی رہیں جن کی روشنی میں ضروری اقدامات کیے جا سکیں۔

معاونین قاضی

قاضی عدالتوں میں انصاف کو زیادہ سے زیادہ یقینی بنانے کے لیے یہ بھی تجویز کیا گیا ہے۔ کہ قاضیوں کے ساتھ علاقے کے شرفاء اور تعلیم یافتہ افراد پر مشتمل لوگوں کا ایک پینل بھی بنایا جائے گا جو مقدمات کی سماعت اور فیصلے کے وقت موجود ہوں۔ ایسے افراد کو "معاونینِ قاضی" کہا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جائے گا۔ معاونین قاضی کا انتخاب کرتے ہوئے اس بات کا بطورِ خاص خیال رکھا جائے گا۔ کہ وہ نیک صالح۔ ایماندار اور شریف لوگ ہوں۔ یہ بھی کوشش کی جائے گی۔ کہ قاضی کے معاونین میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہوں۔ بلکہ قانون میں اس امر کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ کہ خواتین بھی معاونین قاضی کے پینل میں شریک ہو سکیں۔

حکومت ایسے مقدمات کی تخصیص کر سکتی ہے۔ جن میں قاضی پر یہ لازم ہو گا۔ کہ وہ پینل کے کم از کم تین ارکان کی موجودگی میں سماعت کرے۔ متعلقہ معاونین کا بھی یہ فرض ہو گا۔ کہ وہ ایسے مقدمات کی جن میں ان کی حاضری ضروری ہو، تمام تاریخوں پر عدالت میں حاضر ہوں۔ مقدمہ کے اختتام تک سماعت میں حصّہ لیں۔ اور پھر فیصلہ کے بارے میں اپنی رائے سے قاضی کو آگاہ کریں۔

معاونین قاضی کے سلسلے میں یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ اگر کسی مقدمہ کی سماعت کے بعد قاضی اور معاونین قاضی آپس میں ہم رائے اور متفق ہیں۔ تو قاضی مقدمہ کا فیصلہ سنا دے گا۔ لیکن اگر ایسی صورت ہو۔ کہ قاضی کی رائے اور معاونین قاضی کی آراء میں اختلاف ہو۔ تو پھر قاضی پر یہ لازم ہو گا۔ کہ وہ ان تمام اختلافی نکات ان کی وجوہات اور اپنے جواز کو ضبطِ تحریر میں لا کر کوئی فیصلہ سنائے۔ اس کے برعکس اگر کسی مقدمہ کی سماعت مکمل ہونے پر خود معاونین کے درمیان ہی اتفاق رائے نہ ہو سکے۔ تو پھر قاضی کو یہ اختیار حاصل ہو گا۔ کہ وہ معاونین کی آراء سے قطع نظر اپنی صوابدید کے مطابق فیصلہ صادر کر دے۔

مقدمات میں غیر معمولی تاخیر سے بچنے کے لیے یہ بھی تجویز کیا گیا ہے۔ کہ اگر کسی مقدمہ کے لیے نامزد کردہ معاونین قاضی یا کوئی ایک معاون کوشش

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اطلاع کے باوجود عدالت کی کاروائی میں حصّہ نہیں لیتا۔ تو قاضی ان کے یا کسی ایک غیر حاضر رکن کا انتظار کیے بغیر ہی سماعت شروع کر سکے گا۔

فوجداری مقدمات اور قاضی عدالتیں

قاضی کو یہ اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وہ کسی عام شہری کی جانب سے تحریری شکایت ملنے پر یا کسی پولیس آفیسر کی جانب سے تحریری رپورٹ کی موصولی پر اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے فوجداری جرائم کا نوٹس لے اور اس سلسلے میں ضروری قانونی کاروائی کا آغاز کرے۔

پولیس از خود کسی فوجداری جرم کا نوٹس لیتی ہے یا کوئی شہری پولیس کو اطلاع دیتا ہے تو پولیس کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۵۴ کے تحت ابتدائی رپورٹ درج کرے۔ اور اس اندراج کے فوراً بعد اس کی ایک نقل متعلقہ قاضی عدالت کو پہنچائے۔ رپورٹ درج کرنے کے بعد پولیس پر یہ بھی لازم ہوگا۔ کہ وہ تفتیش میں غیر ضروری وقت ضائع نہ کرے۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ پندرہ یوم کے اندر تمام تفتیش مکمل کر کے قاضی کے سامنے رپورٹ پیش کر دے۔ قاضی جس مقدمہ میں مناسب سمجھے خود بھی تفتیشی مدّت مقرر کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں قاضی کے لیے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اپنے اس اقدام کی وجوہات بھی ضبط تحریر میں لائے۔

اگر کوئی شہری پولیس کے پاس جانے کے بجائے براہِ راست قاضی کی عدالت میں شکایت داخل کروائے۔ تو قاضی فوراً شکایت کنندہ سے حلف پر بیان لے گا اور اگر اس وقت کوئی شہادت بھی شکایت کنندہ کے پاس موجود ہو۔ تو اسے بھی ضبط تحریر میں لائے گا۔ اگر شکایت کنندہ کوئی سرکاری ملازم ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور کسی سرکاری معاملے میں تحریری رپورٹ داخل کر رہا ہے۔ تو قاضی کے لیے لازم نہیں ہوگا۔ کہ وہ اس کا بیان بھی ایک عام شہری شکایت کنندہ کی طرح حلف پر ریکارڈ کرے۔

بیان اور موجود شہادت کا جائزہ لینے کے بعد اگر قاضی یہ سمجھے۔ کہ یہ مقدمہ کسی وجہ سے چل نہیں سکتا۔ یا بے جان ہے۔ تو اسے ابتدائی سماعت کے بعد ہی خارج کر دے گا۔ بصورت دیگر آئندہ تاریخ پیشی مقرر کر کے فریق ثانی کے نام سمن جاری کر دے گا۔ تاکہ باقاعدہ سماعت کا آغاز ہو سکے۔ شکایت کے داخل ہونے پر قاضی اگر یہ محسوس کرے۔ کہ اس سلسلے میں حالات و واقعات کا صحیح تعیّن و تجزیہ کرنے کے لیے پولیس کے ذریعے تفتیش ضروری ہے۔ تو اُسے اختیاً حاصل ہوگا۔ کہ اس معاملے کو تفتیش کی غرض سے محکمہ پولیس کے پاس بھیج دے۔ اور پولیس کی رپورٹ موصول ہونے کے بعد مقدمہ کی باقاعدہ سماعت شروع کرے۔

تاریخ سماعت کے روز تک اگر ملزم پولیس کی حراست میں ہے۔ تو پولیس کو حکم دیا جائے گا۔ کہ وہ ملزم کو عدالت کے سامنے پیش کرے۔ اگر ملزم ضمانت پر رہا ہو چکا ہے۔ یا حراست میں لیا ہی نہیں گیا تھا۔ تو پھر اس کے گھر سمن بھیج دے اسے مقررہ تاریخ پر عدالت میں طلب کیا جائے گا۔ ملزم کے عدالت میں حاضر ہو جانے پر قاضی اس پر عائد الزام مستغیث کی تحریری شکایت۔ اور اس کے خلاف شہادتوں کی تفصیل سے اسے آگاہ کرے گا۔ اور اس کی صحت یا عدم صحت کے بارے میں ملزم سے سوال کرے گا۔ اگر ملزم اپنے جرم کا اقرار کر لے۔ تو فوری طور پر فیصلہ سنا دیا جائے گا۔ لیکن اگر ملزم صحتِ جرم سے انکار کر دے۔ تو مدعی یا مستغیث کی شہادت قلمبند کی جائے گی۔ شہادت کی تکمیل کے بعد قاضی کو یہ اختیار ہوگا۔ کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اُن ضروری سوالات کی وضاحت ملزم سے طلب کرے۔ جو شہادت کے دوران سامنے آئے ہوں۔ اگر ملزم اپنی جانب سے صفائی کی شہادت پیش کرنا چاہے۔ تو اسے اس کا حق حاصل ہوگا۔ البتہ قاضی شریعت کے اصولوں کے منافی پائی جانے والی ہر شہادت کو مسترد کرنے کا مجاز ہوگا۔ شہادت کے اختتام پر فریقین کی ذاتی وضاحتوں اور معاونینِ قاضی کی آراء لینے کے بعد قاضی اپنا فیصلہ صادر کرے گا۔

دیوانی مقدمات اور قاضی عدالتیں

دیوانی مقدمات کے سلسلے میں قاضی کے اختیارات اور طریقہ کار تقریباً وہی ہیں۔ جو آج کل سول عدالتوں میں رائج ہیں۔ مدعی پر فرض ہوگا کہ وہ اپنا مقدمہ تحریری طور پر مع ثبوت کے قاضی کی عدالت میں دائر کرے۔ قاضی اگر مناسب سمجھے۔ تو مدعی سے مقدمہ کی صداقت کے بارے میں حلف پر بیان لے سکتا ہے۔ اور ضروری سوالات کر سکتا ہے۔ یہ اطمینان کر لینے کے بعد کہ مقدمہ میں تصفیہ طلب پہلو موجود ہیں وہ مقدمہ کی باقاعدہ سماعت کے لیے ایک تاریخ پیشی مقرر کرے گا۔ اور مدعا علیہ کے نام عدالت میں طلبی کا پروانہ جاری کرے گا۔ مقررہ تاریخ پر مدعا علیہ سے کہا جائے گا۔ کہ وہ اپنا جواب دعوےٰ مع ثبوت کے داخل کرے۔ جواب دعوےٰ آجانے پر قاضی مدعا علیہ سے اس کی صداقت کو پرکھنے کے لیے حلف پر بیان بھی لے سکتا ہے۔ اور ضروری سوالات کر سکتا ہے۔ اگر مدعا علیہ مقدمہ کے حقائق کو تسلیم کر لے۔ تو قاضی پر لازم ہوگا۔ کہ وہ فوراً مقدمہ کا فیصلہ سنا دے۔

اگر مدعا علیہ مقدمہ کے حقائق کو تسلیم نہیں کرتا۔ تو قاضی کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ فریقین کو مصالحت کا موقعہ دے۔ اور اگر وہ کوئی ثالث مقرر کرنا چاہیں۔ تو قاضی اس سلسلے میں بھی ان کی مدد کرے۔ اور ثالث کے فیصلے کے مطابق مقدمہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا فیصلہ کر دے۔ لیکن اگر فریقین ثالثی یا مصالحت پر آمادہ نہیں ہوتے۔ تو پھر قاضی دعوے اور جواب دعوے کی روشنی میں متنازعہ نکات، جنہیں عدالتی زبان میں تنقیحات کہا جاتا ہے، کا تعین کرے گا۔ اور اس سلسلے میں شہادت طلب کرے گا۔ شہادت لانا فریقین کی اپنی ذمہ داری ہوگی۔ لیکن اگر کوئی شہادت ایسی ہے۔ جسے عدالت میں پیش کرنا کسی فریق کے بس میں نہیں۔ تو عدالت خود اسے اپنے ذرائع سے بھی طلب کر سکتی ہے۔ مقدمہ کے حتمی فیصلہ سے قبل قاضی عارضی حکم بھی جاری کر سکے گا۔ شہادت کے اختتام پر اور فریقین سے زبانی پوچھ گچھ کے بعد قاضی اپنے فیصلے کا اعلان کرے گا۔ اور پھر اس کی روشنی میں ڈگری جاری کر دی جائے گی۔

قاضی عدالتوں کے طریقہ کار میں ایک انتظام یہ بھی رکھا گیا ہے۔ کہ مقدمہ کی سماعت کے دوران اور آخری فیصلہ سے قبل اگر فریقین اس بات پر رضا مند ہو جائیں۔ کہ وہ اپنا فیصلہ اللہ بزرگ و برتر کے نام پر حلف اٹھا کر یا پھر قرآن شریف پر کرنے کو تیار ہیں تو قاضی اس حلف یا قسم کا اہتمام کرے گا۔ اور حلف یا قسم کے نتائج کے مطابق فیصلہ کی ڈگری جاری کر دے گا۔

قاضی عدالتوں کو یہ اختیار بھی دیا گیا ہے۔ کہ ڈگری پاس کرنے کے بعد وہ عام عدالتوں کی طرح اس وقت تک خاموش نہ بیٹھی رہیں۔ جب تک ڈگری دار ڈگری کے اجراء اور اس پر عمل درآمد کے لیے عدالت کے سامنے درخواست نہ گزارے۔ قاضی عدالتیں ڈگری پاس کرنے کے بعد اس پر خود بخود عمل درآمد کے لیے بھی اقدامات شروع کرنے کی مختار ہوں گی، زرِ نقد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے معاملے میں جاری کردہ ڈگری پر عمل درآمد اس وقت تک نہیں روکا جائے گا۔ جب تک فریق ثانی ڈگری کی رقم عدالت میں جمع نہ کروا دے۔ یا پھر رقم کی ادائیگی کے لیے عدالت کے اطمینان کے مطابق کوئی ضمانت فراہم نہ کردے۔ یہ ایک اچھا اقدام ہے۔ اجراء ڈگری کی کارروائی از خود شروع ہو جانے سے حصولِ انصاف کے سلسلے میں ضائع ہو جانے والا کافی وقت بچ سکتا ہے۔

قاضی کے فیصلے کے خلاف اپیل کا حق

فوجداری اور دیوانی ہر دو قسم کے تنازعات میں قاضی کے فیصلے کے خلاف متعلقہ فریق کو ایک اپیل کا حق دیا گیا ہے۔ مجوزہ قانون میں یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ فوجداری مقدمات میں علاقہ قاضی کے فیصلے کے خلاف ایک مہینہ یعنی تیس دن کے اندر اندر ضلع قاضی کی عدالت میں اپیل دائر کی جا سکتی ہے اسی طرح اگر مقدمہ علاقہ قاضی کے بجائے ضلع قاضی نے سماعت کیا ہو۔ تو پھر ضلع قاضی کی عدالت فیصلے کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی جا سکے گی۔ اپیل کی سماعت کے بعد صادر ہونے والا فیصلہ حتمی ہوگا۔ اور اسے کسی دوسری اعلیٰ عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔ البتہ حدود آرڈیننس ۱۹۷۹ء کے تحت آنے والے مقدمات اس پابندی سے مستثنیٰ ہوں گے۔

مجوزہ قانون میں دیوانی مقدمات کی اپیل کے ضابطے بھی وضع کیے گئے ہیں ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگر فریقین نے قسم، حلف یا قرآن کو ضامن بنا کر آپس میں فیصلہ کر لیا ہو۔ تو پھر اس فیصلے کے خلاف کوئی اپیل دائر نہیں ہو سکے گی۔ اس سے قطع نظر علاقہ قاضی کے فیصلوں کے خلاف، اگر مقدمہ کی رقم پچاس ہزار سے کم ہے۔ تو ضلع قاضی اپیل کی سماعت کر سکے گا۔ بصورتِ دیگر اپیل کی سماعت کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اختیار صرف ہائیکورٹ کے پاس ہوگا۔ اسی طرح ضلع قاضی کے فیصلوں کو بھی ہائیکورٹ میں چیلنج کیا جاسکے گا۔ ہائیکورٹ کا فیصلہ حتمی تصور ہوگا۔ اور اس پر نظر ثانی کی درخواست تک نہیں دی جاسکے گی۔

اپیل کی سماعت کرنے والی عدالت کو یہ اختیار حاصل ہوگا۔ کہ اگر وہ چاہیے تو اپیل کی ابتدائی سماعت کے بعد ہی اسے خارج کر دے۔ یا پھر فریقین کو بلائے اور ان کا مؤقف نئے سرے سے سنے۔ اگر عدالت مناسب سمجھے۔ تو اسے حالات کے مطابق حقائق کے تعین کے لیے انکوائری کروانے کا اختیار بھی حاصل ہوگا۔

متفرقات مجوزہ قانون پر عمل درآمد کے سلسلے میں مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل ضروری ہوگا۔

- اس قانون کے نفاذ اور زیر عمل لانے کے لیے قاضی صاحبان صرف ان اصولوں کے مطابق فیصلے کریں گے۔ جو قرآن و سنت، شریعت اور فقہ میں موجود ہیں۔
- اگر کسی مقدمہ میں فریقین کی رضامندی سے ثالث مقرر کیا گیا ہے۔ تو ثالث پر لازم ہوگا۔ کہ پندرہ یوم کے اندر اندر ثالثی مکمل کر کے قاضی کو تحریری طور پر مطلع کرے۔ ثالثی ناکام ہو جانے پر قاضی مقدمہ کی کارروائی کو عدالت میں دوبارہ جاری کر دے گا۔
- قاضی اپنی صوابدید کے مطابق جائے واردات یا جائیداد متنازعہ کا معائنہ کر سکے گا۔ اور مناسب سمجھے تو وہاں موجود لوگوں کے بیانات بھی قلمبند کر سکے گا۔
- قاضی پر لازم ہوگا۔ کہ وہ ہر مقدمہ کی سماعت تا فیصلہ روزانہ کرے اور اگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روزانہ ممکن نہ ہو۔ تو وہ مقدمہ کی مثل پر اس کی وجوہات درج کرے گا۔

- حکومت سے متعلقہ مقدمات سننے کے لئے مخصوص قاضی نامزد کئے جائیں گے یہ مقدمات صرف ضلع قاضی اور علاقہ قاضی درجہ اوّل سماعت کرسکیں گے اور ان کی سماعت ہمیشہ ضلع کے صدر مقام پر ہوگی۔
- اگر علاقہ قاضی کسی ملزم کی ضمانت مسترد کر دے تو وہ ضمانت کے لئے ضلع قاضی کے پاس درخواست دے سکے گا۔ اگر ضلع قاضی ضمانت کی درخواست مسترد کر دے۔ تو پھر ملزم کو ہائی کورٹ میں جانے کا حق نہیں ہوگا۔
- اگر علاقہ قاضی حکم امتناعی کی درخواست مسترد کر دے۔ تو متاثرہ فریق کو تیس[۳۰] دن کے اندر ضلع قاضی کے پاس درخواست داخل کرنے کا حق ہو گا۔ اگر ضلع قاضی بھی اُس کی درخواست مسترد کر دے۔ تو پھر اس کے خلاف کسی عدالت میں اپیل نہیں ہو سکے گی۔
- مقدمہ کا کوئی بھی فریق اپنے کسی ایجنٹ۔ عالم یا قانون دان کو یہ اختیار دے سکے گا کہ وہ اس کی جگہ عدالت میں اس کا مؤقف پیش کرے۔
- کسی بھی علاقے میں قاضی عدالتوں کے قیام کے ساتھ ہی تمام دیگر دیوانی اور فوجداری عدالتیں ختم ہو جائیں گی۔ اور ان میں زیر سماعت مقدمات قاضی عدالتوں کے اختیارات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان عدالتوں میں منتقل کر دئے جائیں گے۔
- حکومت کو یہ اختیار حاصل ہو گا۔ کہ قاضی عدالتوں کو کامیابی اور سہولت سے چلانے کے لئے اصول و ضوابط وضع کرے۔ ہائی کورٹ بھی اس سلسلے میں راہنمائی فراہم کر سکے گا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

● قاضی عدالتوں پر ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء یا قانون شہادت ۱۸۷۲ء لاگو نہیں ہوگا۔

نقد و نظر

یہ تو تھا قاضی عدالتوں کے مجوزہ قانون کا ایک اجمالی جائزہ۔ اگر اس قانون کے بنیادی نکات اور ترجیحات پر غور کیا جائے۔ تو پتہ چلتا ہے کہ اس میں موجودہ عدالتوں میں ججوں اور مجسٹریٹوں کے لئے یہ گنجائش رکھی گئی ہے۔ کہ ان کی ایک بڑی تعداد کو قاضی عدالتوں میں کھپایا جاسکے گا۔ دوسرے لفظوں میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ انگریزی نظام عدل کے تحت کام کرنے والے اکثر جج اپنا نام تبدیل کرکے قاضی کہلانے لگیں گے۔ دوسرا سب سے اہم نکتہ جو سامنے آتا ہے یہ ہے کہ قاضی کے اختیارات کو اسلامی حدود میں وسعت دینے کی کوشش کی گئی ہے قاضی کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے۔ کہ وہ دعوٰی کی دائری پر اور جواب دعوٰی کے موقعہ پر مدعی اور مدعا علیہ دونوں سے اپنے اپنے مؤقف کی صداقت کے بارے میں حلف لے سکتا ہے۔ اسی طرح تنقیحات کا تعین کرنے سے قبل اسے فریقین کے درمیان مصالحت کی ایک کوشش کا اختیار بھی حاصل ہوگا۔ اس کوشش کے نتیجے میں جو ثالث مقرر ہوگا۔ اسے کہا جائے گا کہ وہ پندرہ یوم کے اندر اندر اپنی رپورٹ قاضی کے سامنے پیش کرے یہ سہولت اس وقت بھی بہت سے مقدمات میں عدالتوں کو حاصل ہے) اسی طرح قاضی کو یہ اختیار بھی ہوگا کہ فیصلہ سے قبل اگر دونوں پارٹیاں اللہ بزرگ و برتر یا قرآن پر حلف اٹھا کر آپس میں تصفیہ یا سچ جھوٹ کا تعین کرنا چاہیں تو قاضی کے سامنے ایسا کرسکتے ہیں۔

مجوزہ قانون میں تیسری بڑی کوشش یہ کی گئی ہے۔ کہ مقدمات کا تصفیہ جلد از جلد ہوسکے۔ اس مقصد کے لئے ایک تو قاضی کے لئے یہ امر لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ زیر سماعت مقدمہ کی تا فیصلہ ہر روز سماعت کرے۔ اس کے علاوہ سٹے آرڈر کی ضمانت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نظر ثانی اور اپیل وغیرہ کے حقوق بھی محدود کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ چھوٹی عدالت سے سپریم کورٹ تک مقدمات کا سفر کچھ کم ہو سکے۔

جہاں تک تا فیصلہ لگاتار سماعت کا تعلق ہے تو یہ ایک ٹھوس قدم ہے۔ لیکن موجودہ عدالتوں میں مقدمات کی اس قدر بھرمار ہے۔ کہ ہر زیر سماعت مقدمہ کی باری کم از کم ایک ماہ بعد ایک دن کے لئے آتی ہے۔ حالانکہ خاصی تعداد میں جج اور مجسٹریٹ صاحبان موجود ہیں۔ اس کے برعکس حالات پر نگاہ رکھنے والے لوگ جانتے ہیں۔ کہ صحیح تربیت یافتہ چند قاضیوں کی دستیابی ہی ایک مسئلہ بن چکی ہے۔ بلکہ صرف چند شہروں میں قاضی عدالتوں کے قیام کی غرض سے مطلوبہ تعداد میں صحیح اہلیت رکھنے والے قاضی نہیں مل رہے ہے۔ لہٰذا جب قاضی عدالتیں قائم ہو جائیں گی۔ اور موجودہ عدالتوں میں زیر سماعت تمام مقدمات قاضی عدالتوں میں منتقل ہو جائیں گے۔ تو وہاں مقدمات کی بھرمار کا عالم موجودہ صورتحال سے بھی زیادہ ابتر ہوگا۔ اور کسی قاضی کے لئے یہ ممکن نہیں ہوگا۔ کہ وہ اپنی عدالت میں زیر سماعت مقدمات کو تا فیصلہ لگاتار سن سکے۔ اگر اس نے چند مقدمات کو بلا ناغہ سننے کی کوشش بھی کی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ دوسرے مقدمات ایک طویل عرصہ کے لئے سرد خانہ میں چلے جائیں گے۔

پاکستان کے تمام ہائی کورٹس یہ کوشش کرتے ہیں کہ اپنے سامنے پیش ہونے والے مقدمات کی لگاتار سماعت کر کے فیصلہ سنا دیا کریں۔ اس کوشش کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ ہزارہا کیس آٹھ آٹھ دس دس برس تک قطار میں لگے رہتے ہیں۔ اور سماعت کے لئے ان کی باری نہیں آتی۔ لہٰذا اگر بہت زیادہ تعداد میں قاضی مقرر نہ کئے جا سکے۔ تو خدشہ ہے۔ کہ جلد انصاف مہیا کرنے کی کوشش کا الٹا نتیجہ نکلے۔

اسی طرح مقدمات کی جملہ سماعت اور فیصلے تک قاضی کے ساتھ اس کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معاونین کی موجودگی بھی ضروری قرار دی گئی ہے۔ یہ معاونین قاضی جیسا کہ اجمالی تھا کے ہیں بیان ہو چکا ہے۔ معززین علاقہ میں سے لئے جائیں گے۔ اس مصروف دور میں عین ممکن ہے کہ معاونین قاضی عدالت میں لگاتار حاضر نہ ہو سکیں اور اتنا زیادہ وقت نہ دے سکیں جس کا تقاضا عدالتی مصروفیات کرتی ہیں۔ اور کبھی نہ کسی نامزد معاون کی غیر حاضری کے سبب قاضی سماعت نہ کر سکے۔ ایسے میں یہ عمل مقدمات میں تاخیر کا ایک نیا سبب بن جائے گا۔ ایک اعتراض یہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ معاونین قاضی مقرر کرنے کا خیال انگریزی نظام عدل کے جیوری سسٹم ہی کی ایک شکل ہے۔ برصغیر ہند میں اس کا تجربہ ناکام ہو چکا ہے۔ بعض اہل دانش یہ سوال بھی کر سکتے ہیں۔ کہ قاضی کے ساتھ ایک عدد جیوری بٹھانے کا نظریہ کس حد تک اسلامی ہے۔ اور اسلامی نظام عدل اس بات کی کسی حد تک اجازت دیتا ہے۔ میرے خیال میں مناسب یہ ہے کہ معاونین کی بجائے ہر قاضی کے ساتھ ایک مفتی کو بٹھلایا جائے۔

اس سے قبل عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ مجوزہ قانون میں سٹے آرڈر حاصل کرنے، ضمانت پر رہا ہونے، فیصلہ پر نظر ثانی کروانے اور متنازعہ فیصلہ کے خلاف اپیل کرنے کے حقوق کو محدود کر دیا گیا ہے۔ اس پابندی کا مقصد وحید صرف یہ دکھائی دیتا ہے کہ مقدمات کے تصفیہ میں غیر ضروری تاخیر نہ ہو اسلامی نظام عدل کے بنیادی اصولوں پر نگاہ رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں۔ کہ اسلام ایک سائل یا مظلوم پر انصاف کے کیسے کیسے اور کون کون سے دروازے کھولتا ہے۔ کسی بھی شخص کو جو قاضی کے فیصلے سے مطمئن نہ ہو۔ اعلیٰ عدالتوں کے دروازے بند کر دینا کسی صورت میں مناسب دکھائی نہیں دیتا۔ اس مسئلے کا اصل حل یہ نہیں کہ عوام پر حصول انصاف کے ذرائع بند کر دیئے جائیں۔ بلکہ اس کا حل یہی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ ہر علاقے میں زیادہ سے زیادہ قاضی مقرر ہوں۔ تاکہ مقدمات جلد جلد نپٹائے جا سکیں اور اگر کوئی فریق فیصلے سے ناخوش ہو۔ تو اسے بڑی سے بڑی عدالت تک جانے اور انصاف حاصل کرنے سے کوئی شے نہ روک سکے، بلکہ حصولِ انصاف کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر کے اور قاضی کے فیصلوں سے ناخوش فریقین کا حقِ اپیل محدود کر کے جلد انصاف مہیا کرنے کا مجوزہ طریقہ مضحکہ خیز صورتِ حال پیدا کر سکتا ہے۔

حکومت کی طرف سے جاری کردہ اعلان کے مطابق دسمبر ۸۲ ۱۹ء تک ملک کے کچھ حصوں میں قاضی عدالتیں کام شروع کر دیں گی۔ عدالتیں ہمیشہ کچھ قوانین کی روشنی میں کام کرتی ہیں۔ ان قوانین اور اصول و ضوابط میں قانون شہادت نہایت اہم اور کلیدی قانون ہے۔ یہ قانون کسی بھی عدالت میں مبنی بر انصاف فیصلہ صادر کرنے میں ریڑھ کی ہڈی کی سی اہمیت رکھتا ہے اور عدالتیں قانون شہادت میں بیان کردہ قواعد کے مطابق فریقین کی گواہیوں کی جانچ پڑتال کرتی ہیں۔ قاضی عدالتوں کے مجوزہ قانون میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ مروّجہ قانون شہادت قاضی عدالتوں پر لاگو نہیں ہو گا۔ دوسری طرف صورتِ حال یہ ہے۔ کہ اسلامی قانونِ شہادت کا مسودہ بار بار بننے اور ترمیم در ترمیم ہونے کے عمل سے گزر رہا ہے۔ اور اس کے حتمی صورت میں سامنے آ کر نافذ ہونے کی منزل ابھی نظروں سے اوجھل ہے۔ مجوزہ قانونی خاکہ بھی اس بارے میں خاموش ہے اگر مروجہ قانون شہادت مجریہ ۱۸۷۲ء منسوخ کر دیا گیا اور اسلامی قانون شہادت بھی دسمبر سے قبل نافذ نہ ہو سکا۔ تو قاضی عدالتوں کے لیے سخت مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ اس لیے ضروری ہے کہ قاضی عدالتوں کے قیام سے بہت پہلے اسلامی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قانونِ شہادت کا مسودہ پاس کر کے اسے باقاعدہ قانون کی شکل دی جائے۔ تاکہ قاضی عدالت کے آرڈیننس کے نفاذ کے ساتھ ہی اسلامی قانون شہادت کا نفاذ بھی عمل میں آجائے بلکہ یہ کام اس سے قبل ہی ہونا چاہیے۔ اس طرح جو قاضی عدالتوں میں جانے سے پہلے تربیت حاصل کریں گے انہیں بھی اس قانون سے آگہی ہو سکے گی۔ اور پتہ چل سکے گا۔ کہ شہادتوں کے سلسلے میں انہیں کیا کرنا ہے۔ اور ان کے معیار کو اسلامی کسوٹی پر کس کس طرح پرکھنا ہے [1]۔

اہلِ فکر کے سامنے اس بات کا ذکر کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے برابر ہوگا۔ کہ کسی بھی نظام کی کامیابی کا انحصار صفحہ قرطاس پر تحریر کردہ تفصیلات پر نہیں بلکہ اسے چلانے والوں کی نیت اور طرزِ عمل پر ہوتا ہے۔ قرائن ظاہر کرتے ہیں (اور اسی مضمون میں اس امر کا پہلے ذکر بھی ہو چکا ہے) کہ مجوزہ قاضی عدالتوں میں ان حضرات کی اکثریت بطور قاضی تعینات ہونے میں کامیاب ہو جائے گی۔ جو موجودہ عدالتی نظام کے تحت بطور جج یا مجسٹریٹ فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ صدر مملکت سے لے کر چیف جسٹس تک سب اہلِ نظر موجودہ تفتیشی اور عدالتی نظام میں در آنے والی کرپشن کی طرف ایک سے زائد مرتبہ اشارہ کر چکے ہیں۔ مجسٹریٹ صاحبان کے بارے میں تو کرپشن اور رشوت خوری کے قصے زبان زد عام ہیں

---

[1] فاضل مقالہ نگار کا مشورہ درست ہے غالباً اسی لیے دسمبر ۱۹۸۳ء میں قاضی عدالتیں قائم نہیں کی جا سکیں۔ فیصلہ ہوا ہے کہ قانونِ شہادت کی منظوری کے بعد جو مارچ ۱۹۸۴ء میں متوقع ہے، قاضی عدالتوں کا قیام عمل میں آئے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ قاضی مقرر ہونے والے ججوں۔ میجسٹریٹوں اور اس منصب پر فائز ہونے والے دوسرے حضرات پر عوام کا اعتماد بحال کیا جائے اس کی صورت یہی ہے۔ کہ قاضیوں کی تنخواہیں اس قدر مقرر کی جائیں۔ جس سے ان کے خاندان کا باعزت طور پر گزارا ہو سکے۔ اور وہ انسانی احتیاج اور ضروریات کے تحت رشوت لینے پر مجبور نہ ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ راشی اور بدعنوان قاضیوں کیلئے عبرت ناک سزاؤں کا اہتمام بھی ہونا چاہیے۔ یہ سزائیں ذلت آمیز اور سرعام ہونی چاہیں۔ تاکہ کوئی دوسرا ضعیف الایمان قاضی رشوت خوری اور بدعنوانی کا تصور تک اپنے ذہن میں نہ لا سکے۔ یاد رہے۔ کہ اسلامی نظام عدل کا نفاذ یقیناً ایک اہم فریضہ ہے۔ لیکن اسلامی نظام عدل کے ثمرات حاصل کرنا اس سے بھی زیادہ ضروری اور اہم کام ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

QAZI COURTS ORDINANCE, 1982

An Ordinance to provide for speedy and inexpensive dispensation of justice.

WHEREAS it is expedient, in the public interest, to provide for speedy speedy and inexpensive dispensation of justice and for matters connected therewith or ancillary thereto;

AND WHEREAS the President is satisfied that circumstances exist which render it necessary to take immediate action;

NOW, THEREFORE, In pursuance of Proclamation of the fifth day of July, 1977, read with the Provisonal Constitution Order, 1981 (CMLA Order No. 1 of 1981), and in exercise of all powers enabling him in that behalf, the President is pleased to make and promulgate the following Ordinance, namely—

CHAPTER 1
PRELIMINARY

1. Short title, extent and commencement.—(1) This Ordinance may be called the Establishment of Courts of Qazis Ordinance, 1982.

(2) It extends to the whole of Pakistan.

(3) It shall come into force on such date as the Federal Government may, by notification in the official Gazette, appoint in this behalf.

2. Definitions.—(1) In this Ordinance, unless there is anything repugnant in the subject or context,—

(a) "Courts of Qazis" means Courts of Zila Qazis and Ilaqa Qazis!

(b) "Ilaqa" means the area of a police-station.

(c) "Ilaqa" Qazi" Includes Izafi Ilaqa Qazi.

(d) "prescribed" means prescribed by rules

(e) "recognised religious Institution" means a religious Institution recognised as such in the prescribed manner.

(f) "rules" means rules made under this Ordinance.

(g) "Selection Board" means a Selection Board constituted under sub-section (2) of section 9.

(h) "Zila" means a revenue district; and

(i) "Zila Qazi" Includes Izafi Zila Qazi.

(2) In the application of this Ordinance to the Islamabad Capital Territory—

(a) any reference to Province or Zila shall be read as a reference to the said Territory and

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(b) any reference to Governor shall be read as a reference to the President

3. Ordinance to override other laws.– The provisions of this Ordinance shall have effect notwithstanding anything contained in any other law for the time being in force.

CHARTER II
COURTS OF QAZIS

4. Classes of Courts. –Besides the courts constituted by or under any other law for the time being in force, there shall be the following classes of Courts of Qazis, namely:-

(a) Zila Qazis; and

(b) Ilaqa Qazis.

5. Zila Qazis. (1) The Provincial Government shall establish a Court of Zila Qazi for each Zila and appoint as many Zila Qazis as it thinks fit;

Provided that the same person may be posted as Zila Qazi for more than one Zila.

(2) The Provincial Government may also appoint Izafi Zila Qazis to exercise jursidiction in one or more such Courts.

Provided that an Ilaqa Qazi who is not a Matriculate or does not hold a sanad with specialization in fiqh, from a recognised religious institution shall not be qualified for such promotion.

(3) A person who is serving as a District and Sessions Judge or an Additional District and Sessions Judge at the commencement of this Ordinance may be appointed to be a Zila Qazi.

(4) A person shall be disqualified for appointment as a Zila Qazi if he–

(a) Has been convicted of any offence incling moral turpitude or,

(b) has been dismissed, removed or compulsorily retired on the ground of misconduct from the service of Pakistan or the service of any statutory body or any body which is owned or controlled by the Government or in which the Government has a controlling share or interest or.

(c) Is, or has been declared to be, disqualified by or under any law from holding public office or being elected as a member of any elective body.

7. Ilaqa Qazis.-(1) The Provincial Government shall establish a Court of Ilaqa Qazi for each Ilaqa.

(2) The Provincial Government may appoint Izafi Ilaqa Qazis to exercise jurisdiction in one or more such Courts.

(3) The Provincial Government may post one or more Ilaqa Qazis in an

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

Ilaqa and where more than one Ilaqa Qazis are appointed in an Ilaqa, the Provincial Government shall determine the area within which, or the class of cases in which each ilaqa Qazi shall exercise jurisdiction.

8. Qualifications and disqualifications for appointment as Ilaqa Qazi,— (1) A person shall be qualified to be appointed as Ilaqa Qazi by direct recruitment if he—

(a) is a citizen of Pakistan
(b) is a man of honesty, Integrity and good reputation.
(c) is not less than twenty-three years of age and
(d) is a Matriculate and holds a sanad, with specialization in fiqh from a recognised religious institution, or holds a law degree from a recognised University and has adequate knowledge of fiqh of is or has been a Qazi in the Makran Division or Kalat Division of the Province of Baluchistan.

(2) A person who, at the commencement of this Ordinance, is serving as Senior Civil Judge, Administrative Civil Judge or a Magistrate of the first class and holding a degree in law, may be appointed to be an Ilaqa Qazi.

(3) A person shall be disqualified for appointment as an Ilaqa Qazi if he suffers from any of the disqualifications specified in sub-section (4) of section 6.

9. Selection Board—(1) All appointments of Zila Qazis and Ilaqa Qazis whether by direct recruitment or by promotion, shall be made on the recommendation of the Selection Board.

(2) An soon as may be after the commencement of this Ordinance, the Governor of a Province shall constitute a Selection Board consisting of a Chairman, who shall be an eminent person of known integrity possessing knowledge of law and fiqh, and such other members, including representatives of the Bar and Ulema, as the Governor may appoint.

(3) The Selection Board shall, before recommending for appointment any person such as is referred to in sub-section (3) of section(6)or sub-section (2) of section 8, take into consideration the service record of such person, including his honesty, integrity, reputation and knowledge of fiqh.

(10) Establishment of Qazis Service Academy.—(1) As soon as may be after the commencement of this Ordinance the Provincial Government shall establish Qazis Service Academy, hereinafter referred to as the Academy, headed by a person who is or has been or is qualified to be a Judge of a High Court or a member of the Federal Shariat Court;

Provided that two or more Provinces may jointly establish a common Academy, headed by a person who is or has been or is qualified to be a Judge of a High Court or a member of the Federal Shariat Court;

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

Provided that two or more Provinces may jointly establish a common Academy.

(2) The head of the Academy shall be appointed—

(a) In the case of an Academy established by a Province, by the Governor in consultation with the Chief Justice of the High Court and

(b) In the case of an Academy established by two or more Provinces, by the President in consultation with the Chief Justices of the High Courts of these Provinces.

11. Training of Qazis.—(1) A person appointed as a Zila Qazi or Ilaqa Qazi by direct recruitment shall undergo a training course at the Academy for such period as the Provincial Government may determine.

(2) A person appointed as Zila Qazi or Ilaqa otherwise by direct recruitment may be imparted training at the Academy for such period as the Provincial Government may determine.

(3) The Provincial Government may, from time to time, arrange refresher courses at the Academy for Zila Qazis and Ilaqa Qazis.

(4) The training courses at the Academy shall include training of Qazis in the following subjects, namely:-

(a) fiqh;
(b) principal of Ijtihad;
(c) Islamic laws;
(d) civil, criminal and revenue laws and
(e) administration of justice in Muslim countries.

(5) Every Zila Qazi and Ilaqa Qazi appointed by direct recruitment shall be required to take a qualifying examination on the conclusion of his training at the Academy and a person who does not qualify in the examination shall be liable to be removed from service.

12. Probation.—(1) A Zila Qazi or Ilaqa Qazi appointed by direct recruitment shall be on probation for a period of two years extendable by a period of one year.

(2) The appointment of a Zila Qazi or Ilaqa Qazi otherwise than by direct recruitment may also be made on probation for a period of one year extendable by a period of six months.

(3) On satisfactory completion of the period of probation, the Provincial Government may confirm the appointment of a Zila Qazi or Ilaqa Qazi, or, if his work or conduct has not been satisfactory, dispense with his services without notice.

13. Liability to serve.—A Zila Qazi or Ilaqa Qazi shall be liable to serve anywhere within the Province.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

CHAPTER III
JURISDICTION OF COURTS OF QAZIS

14. Classification of Ilaqa Qazis.– There shall be the following classes of Ilaqa Qazis, namely:-

(a) Ilaqa Qazis of the first class and
(b) Ilaqa Qazis of the second class.

15. Sentences which the Courts of Qazis may pass.–(1) A Zila Qazi may pass any sentence authorised by law but any sentence of death passed by a Zila Qazi shall be subject to confirmation by the High Court.

(2) The Courts of Ilaqa Qazis may pass the following sentences, namely:-

(a)	Ilaqa Qazi of the first class	Imprisonment for a term not exceeding three years, including such solitary confinement as is authorised by law. Fine not exceeding twenty-five thousand rupees. Whipping not exceeding forty stripes.
(b)	Ilaqa Qazi of the second class	Imprisonment for a term not exceeding one year, including such solitary confinement as is authorised by law. Fine not exceeding five thousand rupees. Whipping not exceeding thirty stripes.

(3) The Provincial Government may invest any Ilaqa Qazi of the first class with power to try all offences not punishable with death and any Ilaqa Qazi so empowered may pass any sentence authorised by law, except a sentence of death or imprisonment for a term exceeding seven years.

16. Civil and criminal jurisdiction of Ilaqa Qazis.–(1) The Ilaqa Qazis shall in the exericse of their civil jurisdiction, try suits of the following pecuniary value, namely:

(a)	Ilaqa Qazi of the first class.	Without limit.
(b)	Ilaqa Qazi of the second class.	Up to the value of fifty thousand rupees.

(2) Subject to the pecuniary limits laid down in sub-section (1), all suits and proceedings of a civil nature including succession, disolution of marriage, dower, divorce, maintenance, reslitution of conjugal rights, juctitation of marriage, minority, custody of children, guardianship, wills, gifts, waqf, posses-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
sion of immovable property, mortgage, foreclosure, redemption, determination of any other ritht to. or interest in, immovable property, damages, compensation for wrong to immovable property, recovery of movable property actually under distraint or attachment or suits under the Canal and Drainage Act, 1973 (VIII of 1973), and any other class of cases which the Provincial Government may, by notification in the official Gazette, specify, shall be instituted in and tried by the Court of Ilaqa Qazi having territorial jurisdiction:

Provided that every suit shall be instituted in the Court of Ilaqa Qazi of the first class competent to try it.

(3) The civil powers, functions and duties conferred or imposed on a Civil Judge on a Civil Court under any law for the time being in force shall be exercised, performed or discharged by an Ilaqa Qazi and any reference to a Civil Judge or a Civil Court in any law, rule regulation, notification or order shall be deemed to be a reference to an Ilaqa Qazi.

(4) The criminal powers, functions and duties conferred or imposed on a Magistrate under the Code of Criminal Procedure, 1898 (Act V of 1898), or any other law for the time being in force shall be exercised, performed or discharged by an Ilaqa Qazi, and any reference to a Magistrate in any law, rule, regulation, notification or order shall be deemed to be reference to an Ilaqa Qazi.

17. Civil and criminal jurisdiction of Zila Qazis--(1) The civil powers, functions and duties conferred or imposed on a District Judge or an Additional District Judge under any law for the time being in force shall be exercised, performed or discharged by a Zila Qazi or an Izafi Zila Qazi respectively and any reference to a District Judge or an Additional District Judge in any law, rule regulation notification or order shall be deemed to be a reference to a Zila Qazi or Izafi Zila Qazi respectively.

(2) A suit of a civil nature triable under any law for the time being in force by a District Court shall be tried by the Court of a Zila Qazi, and any reference to a District Court in any law, rule, regulation, notification or order shall be deemed to be a reference to the Court of Zila Qazi.

(3) The criminal powers, functions and duties conferred or imposed on a Sessions Judge or an Additional Sessions Judge under the Code of Criminal Procedure, 1898 (Act V of 1898), or any other law for the time being in force shall be exercised, performed or discharged by a Zila Qazi or an Izafi Zila Qazi, respectively, and any reference to a Sessions Judge or an Additional Sessions Judge in any law, rule, regulation, notification or order shall be deemed to be a reference to a Zila Qazi or an an Izafi Zila Qazi respectively.

(4) An offence triable under any law for the time being in force by a Court of Session shall be tried by the Court of a Zila Qazi and reference to a Court of Session in any law, rule, regulation, notification or order shall be deemed to be a refernce to the Court of Zila Qazi.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

18. Power to transfer and withdraw cases.-(1) On the application of any of the parties and after notice to the parties and after hearing such of them as desire to be heard, or of his own motion without such notice the Zila Qazi may, at any stage—

(a) transfer any suit, case, appeal, or other proceeding pending before him for trial or disposal to any Izafi Zila Qazi or Ilaqa Qazi competent to try or dispose of the same or

(b) withdraw any suit, case, appeal or other proceeding pending before any Izafi Zila Qazi or Ilaqa Qazi and

(i) try or dispose of the same or

(ii) transfer the same for trial or disposal to any Court competent to try or dispose of the same or

(iii) retransfer the same for trial or disposal in the Court from which it was withdrawn.

(2) Where any suit, case, appeal or proceeding has been transferred or withdrawn under sub-section (1), the Court which thereafter tries such suit, case or proceeding or hears such appeal shall proceed from the stage at which it was transferred or withdrawn and shall deal with any evidence already recorded or proceeding already taken as if such evidence or proceeding had been recorded or taken by the said Court.

19. Places of sitting of Courts of Qazis.— The Provincial Government may fix the place or places at which a Zila Qazi and an Ilaqa Qazi shall sit and hold their Court:

Provided that, unless otherwise directed by the Provincial Government by official or special order, the place of sitting of a Zila Qazi and an Ilaqa Qazi will be within the local limits of their jurisdiction.

CHAPTER IV
SUPERINTENDENCE AND INSPECTION OF COURTS OF QAZIS

20. Superintendence and control of Courts of Qazis.— All Zila Qazis and Ilaqa Qazis in a Province shall be subordinate to the High Court of that Province and, subject to the general superintendence and control of the High Court, Zila Qazi shall have control over, and the power to inspect the Courts of, Ilaqa Qazis within the local limits of a Zila.

21. Inspection of Courts of Qazis.- (1) Every Provincial Government shall, in consultation with the High Court, appoint one or more Inspecting Qazis.

(2) The Inspection Qazi shall inspect the Courts of Zila Qazis and Ilaqa Qazis and submit their reports to the High Court and the Provincial Government for such action as may be deemed necessary.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

CHAPTER V
MOAVENEEN-E-QAZI

22. Maveneen-e-Qazi.–(1) The Provincial Government shall from time to time draw up for each Ilaqa a panel of not less than twenty and not more than thirty persons, to be known as Moaveneen-e-Qazi who being to different walks and possess good moral character and enjoy good reputation as Saleh.

(2) Women shall be eligible to be included in the panel of Moaveneen-e-Qazi.

(3) The Provincial Government may, by notification in the official Gazettee specify the class of cases in which a Zila Qazi or an Ilaqa Qazi shall associate not more than three Moveen-e-Qazi to attend the Court for asistance in the disposal of such cases.

(4) It shall be the duty of the Moaveneen-e-Qazi to attend the sittings of the Court and, if a trial is adjourned, to attend at the adjourned sitting, and every subsequent sitting, until the conclusion of the trial.

(5) On the conclusion of the trial, the Moaveneen-e-Qazi shall deliver their opinion to the Zila Qazi or, as the case may be, Ilaqa Qazi, who shall–

(a) If the Moaveneen-e-Qazi are agreed in their opinion and he agrees with that opinion, record his verdict accordingly

(b) If the Moaveneen-e-Qazi are argeed in their opinion and he does not agree with that opinion, record his verdict and his reasons for such disagreement and

(c) If the Moaveneen-e-Qazi are divided in their opinion, record his own verdict.

23. Absence of Moaveneen-e-Qazi– Where any Moavin-e-Qazi is prevented from attending throughout a trial, or absents himself and it is not practicable to enforce his attendance, the Court shall proceed with the trial with the aid of the remaining Moaveneen-e-Qazi or Moavin-e-Qazi present or, if no Moavin-e-Qazi is present, in the absence of any Moavin-e-Qazi.

CHAPTER VI
TRIAL IN CRIMINAL CASES

†$' Cognizance of offences.–A Zila Qazi or an Ilaqa Qazi shall take cognizance of an offence on receiving–

(a) a report in writing made by the police officer, or

(b) a complaint in writing by any person, of the facts which constitute such offence.

25. Investigation and report in cognizable cases.–(1) As soon as may be, after a police officer has recorded the information relating to the commission

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

of a cognizable offence under section 154 of the Code of Criminal Procedure, 1898 (Act V of 1898), he shall transmit a copy of such information to the Ilaqa Qazi within whose jurisdiction such offence has been committed.

(2) A police officer seized of the investigation shall complete it and submit his report to the Ilaqa Qazi, within a period of fifteen days or within such time as the ilaqa Qazi may, for reasons to be recorded in writing, allow.

26. Cognizance of complaint cases.—(1) A Zila Qazi or an Ilaqa Qazi taking cognizance of an offence or a complaint shall immediately examine the complainant upon oath and record such other relevant evidence as is produced by the complanant.

Provided that when a complaint is made in writing by a public servant in the discharge of his official duties, it shall not be necessary for the Zila Qazi or an Ilaqa Qazi to examine the complainant or record his statement.

(2) After examining the statement of the complainant and other relevant evidence as produced by him, a Zila Qazi or an Ilaqa Qazi, as the case may be, may if in his opinion there is no sufficient ground for proceeding further, dismiss the complaint.

(3) Where the Zila Qazi or an Ilaq Qazi, after recording the statement and examining the other relevant evidence as is produced before him, is of the opinion that there is sufficient ground for proceeding, he shall summon the opposite party for a date fixed for the trial of the case.

27. Investigation by police in non-cognizable cases not necessary.— In a non-cognizable case, the Zila Qazi or the Ilaqa Qazi may proceed with the trial without referring the case to the police for investigation.

28. Trial.—(1) On the date for the trial of a case, the Zila Qazi or the Ilaqa Qazi taking cognizance shall—

(a) direct the production of the accused, if he is in custody; or
(b) Issue a process for the appearance of the accused, if he is on bail or has not been arrested,

for apperance in the Court on the date fixed by the Zila Qazi or Ilaqa Qazi as the case may be.

(2) When the accused appears or is brought before the Zila Qazi or the Ilaqa Qazi, as the case may be, the substance of the accusation relating to the offence with which he is charged, statement of the complainant and the evidence, if already recorded, shall be read over to him and he shall be asked whether he admits that he has committed the offence with which he is charged.

(3) Where an accused pleads guilty, the Court shall pronounce the judgement forth with.

(4) Where the accused does not plead guilty, the Zila Qazi or the Ilaqa Qazi, as the case may be, shall record the evidence as may be produced by

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

the prosecution.

(5) After the conclusion of the evidence produced by the prosecution, the Court shall examine the accused for the purpose of enabling him to explain any circumstance appearing in the evidence against him and record evidence in defence if the accused so desires.

(6) The Court shall refuse to take or admit any evidence which is not admissible under Shariah and may disallow any question which in its opinion is indecent or scandalous and, for easons to be recorded, refuse to take or admit any evidence which, in its opinion is being tendered for the purpose of causing vaxation or delay or to insult or annoy any person or for defeating the ends of judgement.

(7) The Zila Qazi or the Ilaqa Qazi may in any proceedings pending before it make such interim orders as he may conider necessary.

(8) After the conclusion of evidence and hearing the oral exposition of the parties or their authorised agents if any, and taking into consideration the opinion of the Moavneen-e-Qazi, if any, the Court shall pronounce its judgment.

CHAPTER VII
PROCEDURE IN CIVIL MATTERS

29. Presentation of Civil matters.–(1) In evry civil suit the plaint shall be in writing and shall he accompanied by the documents in possession of the plaintif, if any, and by a list of documents relied upon by him and shall be presented to the Court personally by the plaintiff or his authorised agent.

(2) On receipt of the plaint referred to in sub-section (1) the Court may record the statement of the plaintiff on oath, on material questions relating to the suit.

(3) If, after the examination of the plaint and the documents attached thereto and the statement of the plaintiff, the Court is of the opinion that a case appears of have been made out the Court shall issue summons to the defendant for a date to be fixed by the Court for filing his written statement.

(4) Where the Court is of the opinion that no case has been made out, the Court may reject the plaint.

30. Written statement.–(1) On the first hearing or within such time as the Court may allow the defendant shall either personally or through his authorised agent, present a written statement and the Court may record the statement of the defendant, on oath, on material questions relating to the suit.

(2) A written statement shall be accompanied by the documents in possession of defendant, if any, and by a list of documents relied upon by him.

31. Admission of claim.–(1) Where a defendent admits the claim of the plaintiff, Court shall at once pronounce the judgment accordingly.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(2) Where there are more than one defendants, and any one of the defendants admits the case of the plaintiff, the Court may at once pronounce the judgment against such defendant and the suit shall proceed only against the remaining defendant or defendents.

(3) Where a defendant admits a part of the claim, the Court may, if the plaintiff so desires, pronounce the judgement in respect of such admitted claim and the suit shall proceed in respect of such claim unless the plaintiff gives up that claim.

32. Settlement of dispute. –(1) If the defendant does not admit the claim of the plaintiff, the Court shall, before framing the issues, attempt to bring about a settlement of the dispute between the parties, either itself or through a mediator.

(2) Where the parties agree to the appointment of a mediator the provisions contained in section 45 shall apply.

33. Framing of Issues.– If the parties do not reach a settlement, the Court will proceed to frame the issues on which the decision of the case appears to depend and fix a date for production of evidence by the parties in support of their respective claims.

34. Responsibility of the parties to produce evidence.– It shall be the responsibility of the parties to produce evidence, whether oral or documentary or both:

Provided that, where the Court is satisfied that it is beyond the control of a party to produce a witness or a document, it may, on an application made to it within seven days of the framing of issues, through a process of the Court, summon any witness for making deposition or producing documents in the Court.

35. Power to Issue Interim orders.– The Zila Qazi or the Ilaqa Qazi may in any proceedings pending before him make such interim orders as he may consider necessary.

36. Judgment and decree.– After the conclusion of evidence and hearing the oral exposition of the parties or their authorised agents, if any, the Court shall pronounce its judgement and a decree shall follow.

37. Decision of case on the basis of oath.– Notwithstanding anything contained in this Chapter, if at any stage of the proceedings but before the judgment is pronounced either the plaintiff or the defendant makes before the Court an offer that he will admit or accept the claim or defence of the other party if the other party asserts its claim or defence on oath in the name of Allah Almighty on the Holy Quran and the other party accepts the offer and asserts its claim or defence on such oath, the case shall be decided by the Court in accordance with such assertion and a decree shall follow.

38. Execution of decrees.–(1) After a final decree has been passed in a

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

case, the Court shall, without any application by the decree holder, take steps and pass such orders for its execution as it considers appropriate.

(2) The execution of a money decree shall not be stayed except on deposit of the decretal amount by the judgement-debtor or on his furnishing security to the satisfaction of the Court.

CHAPTER VIII
APPEALS, ETC.

39. Appeals in criminal matters.—(1) A person aggrieved by a final order passed by an Ilaqa Qazi in a criminal case may within thirty days from the date of such order, prefer an appeal to the Zila Qazi and the order of the Zila Qazi in appeal shall be final.

(2) A person aggrieved by a final order passed by a Zila Qazi in a criminal tried by him may, within thirty days from the date of such order, prefer an appeal to the High Court and the order of the High Court in appeal shall be final.

Provided that nothing in this section shall apply to a case decided by a Zila Qazi under—

(a) the Offences Against Property (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979 (VI of 1979).
(b) the Offence of Zina (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979 (VII of 1979)
(c) the Offence of Qazi (Enforcement of Hadd) Ordinance, 1979 (VIII of 1979) and
(d) the Prohibition (Enforcement of Hadd) Order, 1979 (P.O.No. 4 of 1979).

40. Confirmation of death sentence.— A sentence of death passed by a Zila Qazi shall be subject to confirmation by the High Court.

Provided that nothing in this section shall apply to a case decided by a Zila Qazi under—

(a) the Offences Against Property (Enforcement of Hadood) Ordinance, 1979 (VIX of 1979) and
(b) the Offence of Zina (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979 (VII of 1979).

41. Appeals in civil subjects.—(1) A person aggrieved by a decree passed by an Ilaqa Qazi, other than a decree referred to in section 37, may prefer an appeal to—

(a) the Zila Qazi, when the amount or value of the subject-matter of the original suit does not exceed fifty thousand rupees and
(b) the High Court, when the amount or value of the subject-matter of the original suit exceeds fifty thousand rupees.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(2) An appeal against a final order or decree passed by an Ilaqa Qazi in a suit of civil nature referred to in sub-section (2) of section 16 shall be to the Zila Qazi.

(3) Every appeal under this section shall be preferred within thirty days from the date of the order or decree appealed against.

(4) An order passed by the Zila Qazi in an appeal preferred to him under clause (a) of sub-section (1) or under sub-section (2) shall be final.

(5) Subject to sub-section (4), a person aggrieved by a decree passed by a Zila Qazi, other than a decree referred to in section 37, may prefer an appeal to the High Court and the order of the High Court in appeal shall be final.

42. Disposal of appeals.– A Zilaq Qazi or the High Court shall unless he or it dismisses the appeal in llmine for reasons to be recorded in writing decide the appeal after examining the record of the case and after giving the parties an opportunity of being heard and, if necessary, after such further inquiry as he or it may deam fit:

43. Bar of revision petition.– No petition for revision of an order or decree passed by a Zila Qazi or an Ilaqa Qazi shall lie to any Court.

CHAPTER IX
MISCELLANEOUS

44. Interpretation. In all proceedings under this Ordinance the Courts of Qazis shall be guided by the Injunctions of Islam set out in the Holy Quran of Sunnah.

45. Mediation.–(1) Before the commencement of the trial of a suit or a case compuoudable under any law for the time being in force, a Zila Qazi or Ilaqa Qazi may, with the consent of the parties, appoint a person as medlator for bringing about a settlement of the dispute between the parties.

(2) A mediator appointed under sub-section (1) shall, within fifteen days of his appointment submit his report to the Zila Qazi or the Ilaqa Qazi, as the case may be.

(3) If the parties reach a settlement, the Zila Qazi or the Ilaqa Qazi, as the case may be, shall pronounce his decison accordingly.

(4) If the mediator reports that the parties have not reached any settlement, the Zila Qazi or the Ilaqa Qazi, as the case may be, shall proceed with the trial of the case.

46. Local Inspection by Qazis.– Whenever a Zila Qazi or an Ilaqa Qazi thinks that for the proper adjudication of a matter pending before him, it is necessary to insepcr the place of occurence or the property or place in dispute, he may visit such place or property, as the case may be, and record the statement of such person or persons as he may deem necessary.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

47. Case to be heard day to day.– Every case coming before a Zila Qazi or an Ilaqa Qazi shall be heard day to day and where the Court considers that un adjournment of case is necessary it shall record reasons for such adjournment.

48. Pending cases.–(1) Upon the establishment of the Courts of Qazis, all cases to which the jurisdiction of the Courts of Qazis extends and which may be pending in or before any court, tribunal or authority immediately before the establishment of the Courts of Qazi shall stand transferred to the Courts of Zila Qazis and Ilaqa Qazis of competent jurisdiction.

(2) In respect of a case transferred to a Zila Qazi or an Ilaqa Qazi by virtue of sub-section (1), the Zila Qazi or the Ilaqa Qazi, as the case may be, shall proceed with the trial in accordance with the provisions of the Ordinance and shall deal with any evidence already recorded and proceeding already taken as if such evidence or proceeding had been recorded or taken under this Ordinance.

49. Suits for or against Government.– The High Court shall, from time to time, designate the Ilaqa Qazis of the first class and the Zila Qazis who shall try suits and hear appeals, as the case may be, for or against the Government or any public officer as defined in clause (17) of section 2 of the Code of Civil Procedure, 1908 (Act V of 1908), in his official capacity:

Provided that such Ilaqa Qazis and Zila Qazis shall try such suits and hear such appeals at the headquarters of the Zila.

50. When Ilaqa Qazi disposes of petition for bail.–(1) Where a petition for bail is granted or refused by the order of an Ilaqa Qazi, a person aggrieved by such order may make an application to the Zila Qazi for reversal of such order.

(2) Where an application under sub-section (1) is made to Zila Qazi, no application for grant or cancellation of bail shall lie to the High Court.

51. Where Ilaqa Qazi disposes of application for temporary injunction– (1) Where an application for temporary Injunction is disposed of by order of an Ilaqa Qazi, a person aggrived by such order may within thirty days from the dete of the order, prefer an appeal to the Zila Qazi whose order thereon shall be final.

(2) No appeal shall lie against the order of Zila Qazi made under sub-section (1)

52. Representation through authorised agents.–A party to any proceedings under this Ordinance may be represented by an authorised agent, Including a legal practitioner or an aalim.

53. Abolition of existing civil and criminal courts.– On the establishment of the Courts of Qazis under this Ordinance, the criminal courts established under the Code of Criminal Procedure, 1890 (Act V of 1898), and the civil courts established under the law relating to the establishment of such courts in

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

force in a Province, shall stand abolished and any court established under any other law shall cease to exercise jurisdiction in respect of any matter to which the jurisdiction of the Courts of Qazis extends.

54. Power to make rules.—(1) The Provincial Government may, by notification in the official Gazette, make rules for carrying out the purposes of this Ordinance.

(2) Subject to the provisions of this Ordinance and the rules, the High Court may lay down such guidelines and issue such instructions as it considers necessary or expedient for carrying the provisions of this Ordinance into effective operation.

55. Certain laws not to apply to proceedings under the Ordinance.—Nothing contained in the Code of Civil Procedure, 1908 (Act V of 1908), or the Evidence Act, 1872 (I of 1872), shall apply to the proceedings under this Ordinance.

Provided that no case shall be remanded to a lower Court unless it has committed an error, omission or irregularity by reason of which there has not been a proper trial or an effectual or complete adjudication of a case and the complaining of such error, ommission or irregularity has been materially prejudiced thereby.

© rasailojaraid.com